ایجر دایل ۲۵ نمبر

نمبر ۲۰ ٹیلیفون

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۵ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے فالحمد للہ

آج بعد نماز عصر آمنہ بیگم صاحبہ و صالحہ بیگم صاحبہ دختران جناب بھائی محمود احمد صاحب کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ آمنہ بیگم صاحبہ کا نکاح گیارہ سال ہوئے مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مجاہد سے ہو چکا تھا۔ اور صالحہ بیگم صاحبہ کا نکاح ماسٹر رحمت علی صاحب سے پہلے ہو چکا تھا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شمولیت فرما کر دعا فرمائی۔

کل شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر کی لڑکی انجمن آرا بیگم صاحبہ کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی حضرت

جلد ۳۵ | ۱۷ ماہ تبلیغ ۱۳۲۶ ہش | ۲۴ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ | ۱۷ فروری ۱۹۴۷ء | نمبر ۴۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

فولاد اور ایلائیز تیار کرنے والی کمپنی

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

احباب الفضل میں یہ اعلان پڑھ چکے ہیں۔ کہ کشید روغن کی کمپنی رجسٹری ہو چکی ہے۔ اور اب اس کے حصے تقسیم کرنے کے لئے ڈائرکٹروں کی مجلس ہو رہی ہے۔ چونکہ گورنمنٹ کی طرف سے صرف پانچ لاکھ تک کی رقم کے حصے فروخت کئے جا سکتے ہیں۔ جب تک حکومت ہند سے زیادہ حصوں کی اجازت نہ لی جائے۔ اس لئے بصورت ایک لاکھ پچاسی ہزار کے حصے کمپنی چلانے والوں کے سوا دوسر لوگوں کو دیئے جائیں گے۔ عنقریب حکومت سے اجازت کی درخواست دی جائیگی اور اجازت ملنے پر مزید حصے تقسیم کئے جائیں گے۔

تجارتی کمپنی جس کا اعلان میں پہلے کر چکا ہوں۔ اس کے رجسٹری کے کاغذات تیار ہو رہے ہیں۔ اور امید ہے کہ جلد وہ بھی رجسٹری ہو جائے گی۔ اور پھر اس کے حصے تقسیم ہونگے۔ جلد انشاء اللہ اس کا اعلان ہو جائے گا۔

اب ایک تیسری کمپنی کے متعلق ریسرچ لیباٹری غور کر رہی ہے۔ یہ کمپنی فولاد اور ایلائیز بنانے کے لئے قائم کی جائیگی۔ اس کی سکیم پر غور ہو رہا ہے۔ اور اس کی سکیم بنتے ہی اس کا اعلان ہو جائے گا۔ لیکن جلسہ پر کئی دوستوں نے شکایت کی۔ کہ انہیں وقت اطلاع نہیں ملی اور وہ پہلی کمپنیوں میں حصے نہیں لے سکے۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ سے دوستوں کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ جو لوگ اس کمپنی میں حصے خریدنے چاہیں۔ وہ محکمہ تجارت کو اپنے ارادہ سے جلد اطلاع دے دیں۔ کہ وہ کس قدر رقم کے حصے خریدنے چاہتے ہیں۔ اس وقت ہندوستان میں اچھا فولاد تیار نہیں ہوتا۔ حالانکہ ریلوں۔ پلوں اور انجنوں اور اوزاروں کے بنانے کے لئے بڑی مقدار میں فولاد کی ضرورت ہے۔ اور کروڑوں روپیہ کا فولاد ہر سال ہندوستان میں خرچ ہوتا ہے۔ جس کا بہت سا حصہ ہندوستان میں باہر سے آتا ہے۔

یہ کام بہت اہم ہے۔ اور کروڑوں روپیہ تک کا کاروبار اس صنعت میں کیا جاسکتا ہے۔ اور بہت فائدہ کی امید ہے۔ یہ کمپنی اگر عمدگی سے چلائی جائے۔ تو اس میں بہت فائدہ کی امید ہے۔ اور اس میں بہت سا سرمایہ لگایا جاسکتا ہے۔ اور ہندوستان کی آئندہ صنعت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس میں ترقی کی بہت زیادہ امید ہے۔ اس وقت اچھا فولاد صرف ٹاٹا کمپنی بناتی ہے۔ جو اربوں روپیہ کا کاروبار کرتی ہے۔ اور ہندوستان کی سب سے بڑی صنعت ہے۔ اور اس کے علاوہ کوئی ایسی کمپنی ہندوستان میں نہیں۔ جو اچھا فولاد تیار کرتی ہے۔ مگر ہماری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا خیال ہے کہ وہ نہایت اعلےٰ فولاد اور دوسرے مختلف ایلائیز تیار کرسکتی ہے۔ جو ملک کی صنعت میں بہت بڑی مدد ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس لئے جماعت کو اس میں روپیہ لگانے کا خاص موقعہ ہے۔ پہلے اس کے بھی پانچ لاکھ کے حصے فروخت ہونگے۔ اور پھر گورنمنٹ کی منظوری سے اس رقم کو بڑھا دیا جائے گا۔ یہ کام قادیان میں ہی شروع کیا جائے گا۔ اور اسکے ماہرین کے تیار کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اس لئے جن دوستوں کو پہلے کاموں میں حصے نہیں ملے۔ یا جو مزید روپیہ لگانا چاہتے ہوں۔ وہ جلد اپنے فیصلے سے وکیل تجارت کو اطلاع دیں۔ یہ بات یاد رہے کہ یہ اعلان قانونی نہیں۔ قانونی اعلان کمپنی کے رجسٹرڈ ہوتے پر ہوگا۔ اور غالباً تکمیل پر اس میں پچاس لاکھ تک سرمایہ گورنمنٹ کی اجازت سے لگایا جائے گا۔

خاکسار مرزا محمود احمد

"پوتر پانی"

سٹیٹسمین ۲۶ جنوری میں ایک خبر جناب شیخ نیر اسلام کی فرستادہ شائع ہوئی ہے جو درج ذیل ہے "علی گڑھ ریلوے سٹیشن پر ایک چھوٹے سے کمرے پر ایک بورڈ آویزاں ہے جس پر "ہندو پانی" لکھا ہوتا تھا۔ لیکن اب بدلکر ہندو پانی کی جگہ پوتر پانی کر دیا گیا ہے" شیخ نیر اسلام صاحب حیران ہیں کہ ایسا کیوں کیا گیا ہے۔ اور واقعی حیرانی کی بات ہے۔ نئے ریلوے ممبر "ہندو پانی" "مسلمان پانی" کی تفریق مٹانے کے لئے جو احکام جاری کئے ہیں۔ یہ تبدیلی اس کے ماتحت تو معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس صورت میں صرف پانی لکھنا کافی تھا۔ اگر مسلمان پانی کی جگہ بھی یہی لکھا گیا ہے۔ تو پھر ہندی اردو کے سوال کے سوا اور کوئی جھگڑے کی بات نہیں۔ لیکن اس خبر سے ایسا نہیں معلوم ہوتا۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ "پانی" ایک ایسا لفظ ہے جسکو سب ہندوستانی سمجھتے ہیں۔ بورڈوں پر زیادہ سے زیادہ "پینے کا پانی" لکھا جانا چاہیئے۔ اور پانی والے بھی یہی آوازیں لگائیں۔ تو کسی کو جائے اعتراض نہیں ہوگی۔ اگر "پوتر پانی"

ایڈیٹر روشن دین تنویر

جانی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی

مجلس علم و عرفان

اسلامی شریعت میں جرائم کی تین قسمیں

جماعتی تعزیر کی غرض محض اصلاح ہے

قادیان ۱۴ماہ تبلیغ۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ بعض مہمانوں نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ایک دوست نے عرض کیا کہ میں ان دنوں سلسلہ کی طرف سے زیر تعزیر ہوں۔ حضور مجھے معافی عطا فرمائیں۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ تعزیر کا تعلق امور عامہ کے محکمہ سے ہوتا ہے۔ آپ اس کے دفتر سے پتہ کریں۔ مجھے تو علم نہیں کہ آپ کو کس سلسلے میں سزا دی گئی ہے۔ اگر آپ نے کوئی جرم کیا ہے۔ تو شریعت کے منشاء کے مطابق آپ اس کا ازالہ کردیں۔ آپ کو معاف کردیا جائیگا۔ اسی سلسلے میں حضور نے بعض اہم امور ارشاد فرمائے۔ جن کا ملخص اپنے الفاظ میں عرض کیا جاتا ہے:۔

تین قسم کے جرائم

فرمایا:۔ ابھی میرے ذہن میں ایک امر آیا ہے۔ جو میں بیان کردیتا ہوں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ خود بھی اسے اچھی طرح یاد رکھیں۔ اور دوسروں کو بھی ذہن نشین کرادیں۔ وہ امر یہ ہے کہ انسان سے کئی قسم کی کوتاہیاں سرزد ہوتی ہیں۔ ان کوتاہیوں میں سے بعض کے متعلق تو ہماری شریعت نے معین رنگ میں سزائیں مقرر کردی ہیں۔ جیسے مثلاً اگر کوئی شخص شراب استعمال کرے۔ تو اسلام کی تعزیر یہ ہے۔ کہ اسے پیٹا جائے۔ (اگر کسی بیماری میں ڈاکٹری مشورہ شراب استعمال کرنے کا ہو۔ تو وہ الگ بات ہے۔ ایسی صورت میں ہماری جماعت کا فتویٰ یہی ہے۔ کہ چونکہ مومن کی جان بہت قیمتی ہے۔ اس لئے اسے بچانے کے لئے اگر ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت شراب کا استعمال ضروری ہو تو پھر اس کا استعمال کرنا جائز ہے) اسی طرح چوری کے متعلق اسلام نے تعزیر مقرر کردی ہے۔ اس کے بالمقابل بعض جرائم ایسے ہیں۔ جن کے متعلق شریعت نے کوئی تعزیر مقرر نہیں کی۔ مثلاً کفر ہے۔ یہ ہے تو اتنا بڑا جرم کہ اسے شراب پینے یا چوری کرنے سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ لیکن ہماری شریعت نے اس جرم کی سزا آخرت پر اٹھا رکھی ہے۔ اس دنیا میں اس کی کوئی سزا مقرر نہیں کی۔ بلکہ ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم کافروں کے ساتھ نرمی سے پیش آیا کریں۔ تیسری قسم کے جرائم ایسے ہیں۔ جن کی نوعیت چونکہ بدلتی رہتی ہے۔ یعنی وہ معمولی بھی ہوتے ہیں۔ اور خطرناک سے خطرناک بھی۔ اس لئے ہماری شریعت نے ان کے متعلق خود تو کوئی تعزیر مقرر نہیں کی۔ لیکن ہمیں اختیار دیا ہے۔ کہ ہم اپنے نظام اور اپنے مخصوص حالات کے مطابق سزا دے لیں۔ جیسے مثلاً جھوٹ ہے۔ یہ چھوٹے سے چھوٹا بھی ہوتا ہے۔ اور بڑے سے بڑا بھی۔ اس لئے اس کے متعلق شریعت نے خود کوئی سزا مقرر نہیں کی۔ ہاں صرف یہ عام قانون بتادیا۔ کہ ضرر رسانی جائز نہیں ہے۔ باقی ہم پر چھوڑ دیا کہ ہم حالات کے مطابق سزا دے لیں۔ غرض شریعت نے تین قسم کے جرائم مقرر کئے ہیں۔

(۱) بعض کی سزا خود مقرر کردی ہے۔

(۲) بعض کی سزا نہ خود مقرر کی ہے۔ اور نہ ہمیں سزا دینے کا حق دیا ہے۔ (۳) بعض کی سزا گو خود مقرر نہیں کی۔ لیکن ہمیں اختیار دے دیا ہے۔ کہ ہم اپنی عقل اور حالات کے مطابق مناسب سزا دے دیں۔

مسلمانوں کی ایک خطرناک غلطی

صحابہ کے زمانہ کے بعد گذشتہ تیرہ سو سال میں مسلمانوں سے ایک بڑی غلطی یہ ہوئی۔ کہ شریعت نے جن امور کے متعلق انہیں خود سزا دینے کا حق دیا تھا۔ انہوں نے اس حق کو استعمال نہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہر قسم کی بداخلاقیاں اور کوتاہیاں ان میں پیدا ہوتی چلی گئیں۔ اور ان کے قومی کیریکٹر کو شدید نقصان پہنچا۔ چنانچہ آج حالت یہ ہے۔ کہ لاکھوں سوالی مسلمانوں میں ملیں گے۔ لاکھوں ایسے لوگ ملیں گے۔ جو تکیوں میں بے کار بیٹھے ہیں۔ اور بھنگ گھوٹ کر پیتے ہیں۔ اسلامی شریعت نے یہ حق دیا تھا۔ کہ ایسے لوگوں کے خلاف جماعتی تعزیر سے کام لیا جاتا۔ لیکن مسلمانوں نے ایسا نہیں کیا۔ جس کی وجہ سے یہ طبقہ بڑھتا چلا گیا۔

جماعتی تعزیر کی اصل غرض

اب ہمارے لئے تعزیر کے سلسلے میں بڑی مشکل یہی پیش آتی ہے۔ کہ چونکہ گذشتہ تیرہ سو سال میں مسلمان تعزیر کے اس حق کو استعمال نہیں کرتے رہے۔ اس لئے جب ہم شریعت کے مطابق جماعتی تعزیر سے کام لیتے ہیں۔ تو لوگوں کو یہ بڑی عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ جب ہم کسی کو سزا دیتے ہیں۔ تو لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم نے اس کے خلاف شاید کوئی غصہ نکالا ہے۔ حالانکہ ہماری غرض صرف اس کی اور دوسروں کی اصلاح ہوتی ہے۔ ورنہ ہم تو دن رات تبلیغ کے ذریعے لوگوں کو اپنے اندر شامل کرتے ہیں۔ بھلا جو پہلے ہی شامل ہیں ان کو کس طرح خوشی سے نکال سکتے ہیں۔

ہم میں سے ہر شخص کو یہ امر اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ اور دوسروں کے ذہن نشین کرا دینا چاہیئے۔ کہ ہماری غرض جماعتی تعزیر سے صرف یہ ہوتی ہے۔ کہ کسی طرح جرم کرنے والے کو اپنے جرم کا احساس ہو جائے۔ اور وہ اسکی اصلاح کرے۔ تاکہ اس کا جرم قوم کے دیگر افراد کو خراب کرنے کا موجب نہ بنے۔ اگر واقعہ میں ایک شخص کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے۔ تو اسے تو بے چینی کی وجہ سے نیند نہیں آنی چاہیئے۔ اور فوراً اگر اپنے قصور کا اعتراف کرلینا چاہیئے۔ اور خود کہنا چاہیئے کہ مجھے اس غلطی کی جو بھی سزا ہے دے لیں۔ البتہ اگر کسی شخص سے کوئی غلطی ہوئی ہی نہیں۔ تو پھر معافی مانگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ غرض ہمیشہ لوگوں کو ایسی تعزیر کے موقعہ پر سمجھاتے رہنا چاہیئے۔ کہ تمہیں اپنی غلطی کو محسوس کرنا چاہیئے۔ اور اس کے ازالہ کی جو صورت سلسلہ نے مقرر کی ہے۔ اس کے مطابق ازالہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ہماری غرض تعزیر سے یہ ہوتی ہے۔ کہ اسکی اصلاح ہو۔ اسے اپنی غلطی کا احساس ہو۔ اور اس کا جرم جماعت کے دیگر افراد میں نہ پھیلنے پائے۔

مسلمانوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لائے ہوئے نور کی ناقدری

مجلس کے دوران میں چند منٹ کے لئے بجلی کی خرابی کی وجہ سے اندھیرا ہو گیا۔ اور لوگوں میں کھلبلی سی پڑ گئی۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ دیکھو یہ بجلی ایک محدود سی چیز ہے سڑکوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر جا کر ہی اسکی روشنی ختم ہو جاتی ہے اور نئے لیمپ کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ اتنی حقیر سی چیز بند ہو گئی۔ تو لوگوں میں کس طرح کھلبلی سی پڑ گئی ہے۔ اس کے بالمقابل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خدا تعالےٰ نے سورج قرار دیا ہے۔ اس سورج کی روشنی مسلمانوں میں سے بالکل مٹ گئی۔ لیکن پھر بھی انہیں احساس تک نہیں ہوا۔ اگر مسلمانوں کو ذرا بھی احساس ہوتا اور انہیں فکر ہوتا کہ کیوں ہم میں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روشنی غائب ہو گئی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ ضرور جلد ان کی حالت بدل دیتا۔ اب بجلی بند ہوئی ہے تو لوگوں کے علاوہ خود بجلی کے محکمہ والوں میں بھی کھلبلی پڑ گئی ہوگی۔ اور وہ جلد سے جلد اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ لوگوں میں بجلی کی قدر ہے۔ اور وہ اس کے بغیر تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر مسلمانوں میں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لائی ہوئی روشنی کی ذرہ بھر بھی قدر ہوتی اور وہ اس روشنی کے بغیر کچھ بھی تکلیف کا اظہار کرتے۔ تو اللہ تعالےٰ بھی اس روشنی کو دوبارہ بھیجنے میں جلدی کرتا۔ لیکن مسلمانوں نے پہلی ناشکری تو یہ کی۔ کہ آپکی روشنی کی بالکل قدر نہ کی۔ اور دوسری ناشکری یہ کی۔ کہ جب اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس روشنی کو دوبارہ دنیا میں ظاہر کرنے کے لئے اپنا ایک بندے کو بھیجا۔ تو پھر بھی پرواہ نہ کی۔ اور چمگادڑوں کی طرح

ایمان کی محبت

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اسی طرح انسان اپنے ایمان سے

قادیان ۱۵ ماہ تبلیغ۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ بعض مہمانوں نے شرف معانقہ حاصل کیا اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ یہ جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں ہوسکتا۔ کہ درخت کی پہچان کہ یہ کس نوع کا درخت ہے۔ اس کے پھل کو دیکھ کر ہی ہوتی ہے۔ معمولی انسان بھی درخت کو دیکھ کر خواہ اس میں پھل نہ بھی لگا ہو۔ بتا سکتا ہے کہ یہ کونسی نوع کا درخت ہے۔ ہر نوع کے درخت کے پتے الگ الگ ہوتے ہیں۔ مثلاً آم کے اور طرح کے ہوتے ہیں مالٹے یا انگور کے درخت کی پہچان ہر کوئی اس کے پتوں وغیرہ کو دیکھ کر کر سکتا ہے

اس لئے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا یہ مطلب نہیں۔ کہ بغیر پھل کو دیکھے درخت کی پہچان نہیں ہو سکتی۔ بلکہ آپ کا اس قول سے یہ مطلب ہے۔ کہ درخت کی اچھائی یا برائی کا پتہ اس کے پھل کو دیکھ کر ہو سکتا ہے۔ دیکھئے آم کئی قسم کے ہوتے ہیں بعض دو آنے سیر بکے۔ اس سے بھی سستے بک جاتے ہیں۔ اور پھر بعض ایسے بھی آم ہوتے ہیں کہ روپیہ روپیہ بلکہ ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ کو ایک ایک دانہ فروخت ہوتا ہے غرض پھل سے درخت کی پہچان کا مطلب یہ ہے۔ کہ پھل کو آدمی دیکھ کر بتا سکتا ہے۔ کہ یہ درخت اعلےٰ قسم کا ہے یا ادنےٰ قسم کا۔ اچھا پھل دینے والے درخت کی پرداخت کی جاتی ہے۔ مگر جو درخت نکما پھل دیتا ہے یا پھل دیتا ہی نہیں۔ یا کم دیتا ہے۔ اس کو باغبان کاٹ دیتا ہے۔ کئی درخت ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان میں لکڑی تو زیادہ ہوتی ہے۔ مگر پھل بہت کم دیتے ہیں لیکن اس کے خلاف کم پھیلاؤ والے درخت زیادہ پھل دیتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ "ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر" حضور نے فرمایا کہ جس طرح ایک درخت کی قیمت کا اندازہ اس کے پھل کے ادنےٰ یا اعلےٰ ہونے سے یا کم و بیش ہونے سے لگایا جاتا ہے اسی طرح انسان کا اندازہ بھی اس کے اخلاق اور اس کی ایمانی قوت سے لگایا جاتا ہے۔ جس انسان کے اخلاق اچھے نہ ہوں یا جس کا ایمان کمزور ہو۔ اس کی قیمت بھی کم ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس کا اخلاق اعلےٰ ہو۔ اور ایمان پختہ تو اس کی قدر و قیمت بھی ارفع و اعلےٰ ہوتی ہے۔ انسان کا پھل اس کا اخلاق اور ایمان ہوتا ہے اخلاق اور قوت ایمان سے پتہ لگتا ہے کہ یہ کس پایہ کا انسان ہے۔ فرمایا کہ بعض وقت انسان کو خود بھی اپنے ایمان کا علم نہیں ہوتا۔ مسیح ناصری علیہ السلام کو جس حواری نے پکڑوایا تھا۔ اس کے متعلق کسی کو پہلے علم نہ تھا۔ کہ یہ شخص ایسے کمزور ایمان کا انسان ہے۔ بلکہ جب مسیح علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر ایک

کھانے کے موقعہ پر قبل از وقت ہی اپنے پکڑنے والے کی نشانہی کی تھی۔ اس حواری کو خود بھی اس کا یقین نہ آیا ہو گا۔ مگر اسی حواری نے صرف تیس درہم کی حقیر رقم کے لئے جو ساڑھے سات روپے کے برابر ہوتے ہیں۔ مسیح علیہ السلام کو دشمنوں کے حوالے کر دیا۔ اس کے اس فعل سے اس کے ایمان کی حقیقت کھل گئی۔ اور معلوم ہو گیا۔ کہ وہ کتنا ادنےٰ و حقیر انسان تھا۔ اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی عبد اللہ بن ابی سرح کا واقعہ ہے۔ بظاہر وہ بڑا متدین اور متقی انسان معلوم ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کاتب وحی بن گیا تھا۔ مگر ایک ذرا سی بات سے اس نے ایسی ٹھوکر کھائی۔ کہ مرتد ہو کر اسلام کے شدید ترین اعدا میں شامل ہو گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس کو تازہ کلام اللہ لکھا رہے تھے۔ کہ وحی الٰہی کا ایک ٹکڑہ فتبارک اللہ احسن الخالقین لکھانے سے پہلے اس کی زبان سے بھی ادا ہو گیا۔ جیسا کہ اعلےٰ درجہ کے کلام کی یہ بھی ایک خوبی ہوتی ہے کہ ابھی ایک حصہ ہی اس کا بیان ہوتا ہے تو سامعین اگلا حصہ خود سمجھ کر بول اٹھتے ہیں۔ ویسا ہی اس وقت بھی ہوا۔ مگر شیطان نے اس کو بہکا دیا۔ وہ اپنی کمزوری ایمان کی وجہ سے گمراہ ہو گیا۔ اور سمجھ بیٹھا۔ کہ یونہی آیات بنالی گئی ہیں وحی وغیرہ کچھ بھی نہیں ۔

عشا کی اذان کے بعد فرمایا کہ ایمان کی موٹی علامت یہ ہے۔ کہ جس چیز سے انسان کو محبت ہوتی ہے۔ وہ کبھی اس کی خرابی نہیں چاہتا۔ جیسا کہ حضرت سلیمان کے پاس دو عورتیں جو آپس میں سوتیں تھیں یہ فیصلہ کرانے کے لئے آئیں۔ کہ بچہ کس کا ہے۔ بچہ ایک تھا۔ مگر ہر ایک اس کی ملکیت کی دعویدار تھی۔ حضرت سلیمان نے کہا لاؤ چھری سے کاٹ کر بچہ کے دو حصے کر دیتے ہیں ایک ایک دونوں لے جاؤ۔ بچہ تو ایک ہی باپ کا ہے۔ اس میں کیا حرج ہے۔ اس پر حقیقی ماں چیخ اٹھی اور کہنے لگی میں جھوٹی ہوں۔ بچہ دوسری عورت کا ہے اسے دے [illegible] جائے۔ مگر دوسری عو[رت نے]

خوشی سے منظور کر لیا۔ کہ بچہ کاٹ کر دو ٹکڑے کر دیا جائے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام یہی دیکھنا چاہتے تھے۔ کہ بچہ کی حقیقی محبت کس کے دل میں جوش مارتی ہے۔ حقیقی ماں نہیں چاہتی تھی۔ کہ بچہ مارا جائے۔ اس لئے اس نے بچہ سے دست برداری دے دی۔ مگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے بچہ اسی کو دے دیا۔ یہی محبت کی یہ نہائت اچھی مثال ہے۔ اس لئے جس کے دل میں ایمان ہوتا ہے۔ وہ کسی قیمت پر بھی اسکو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں نماز نہیں پڑھتا۔ اگر میں بھی نہ پڑھوں۔ یا فلاں چندہ نہیں دیتا اگر میں بھی نہ دوں۔ یا فلاں نے غیر احمدی کو لڑکی دے دی۔ میں بھی دے دوں تو کیا حرج ہے۔ ایسے آدمی کا ایمان نہائت کمزور اور بودا ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا ہے کہ ہم نے تم کو حکم دیا ہے۔ کہ جہاد کرو۔ یہ نہیں کہ دوسروں کو دیکھو جہاد کے لئے جاتے ہیں کہ نہیں۔ اگر تم کو اکیلا ہی جانا پڑے۔ تو اکیلے ہی جاؤ۔ اس لئے جس کا ایمان پختہ ہے وہ خدا اور رسول کے حکم کی پیروی کرتا ہے۔ نہ کہ دوسروں کا منہ دیکھتا ہے۔ ہر ایک اپنے اعمال کا آپ ذمہ وار ہے۔ کسی دوسرے کی

مثال سے نیک اعمال سے گریز کرنا ایمان کی کمزوری اور نقصان پر دال ہے بعض آدمی اس لئے مسجد میں نہیں آتے ہیں کہ امام صاحب سے ان کی لڑائی ہوگئی ہے کیسی حماقت ہے کہ بجائے لوگوں کو دوست بنانے کے وہ خدا کو بھی اپنا دشمن بنا لیتا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ ہیں پرانے شگون کے لئے ناک کٹوائی۔ فرمایا کہ بعض لوگ مجھے لکھتے ہیں۔ کہ چونکہ فلاں آدمی نے مجھ کو طعنہ دیا ہے۔ کہ تیرا ایمان کمزور ہے اس لئے میں مجلس میں نہیں آتا مگر وہ یہ نہیں سمجھتا۔ کہ اپنے اس فعل سے گویا اس نے ثابت کر دیا ہے کہ واقعی وہ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ طعنہ دینے والے نے اس کے متعلق [illegible] کیا ہے۔ ایسے لوگوں کا ایمان [illegible] کوئی ہوتا ہی نہیں۔ ایسی [illegible] ان کے ایمان کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ اس لئے مسیح ناصری علیہ السلام کا یہ قول صحیح ہے۔ کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک دوست کی بیعت لی۔ اور نماز پڑھا کر حضور اندرون خانہ تشریف لے گئے ۔ تنویر

ایک احمدی مجاہد کی قابل تقلید مثال

نکاح کے گیارہ سال بعد

جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مجاہد افریقہ کی تقریب رخصتانہ

قادیان ۱۶ ماہ تبلیغ - آج بعد نماز عصر جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مجاہد افریقہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جناب مولوی صاحب موصوف کا نکاح محترمہ [illegible] صاحبہ بنت مکرم بھائی محمود احمد صاحب کے ساتھ آج سے گیارہ سال قبل ہوا تھا۔ [اس] کے بعد چونکہ آپ اپنے امام ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مغربی افریقہ میں ایک طویل مدت تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے لئے تشریف لے گئے [illegible] رخصتانہ کی تقریب اب ان کی واپسی پر عمل میں آئی۔

ہم اس مبارک تقریب پر جناب مولوی صاحب ان کے والد محترم [illegible] سیالکوٹی اور جناب بھائی محمود احمد صاحب کی خدمت میں ہدیہ تبریک [illegible]

قرآن کریم بلحاظ کامل شریعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت ہے

(۴)

(تقریر جناب مولوی عبدالمنان صاحب عمر ایم۔ اے برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء)

یہ مضمون تشنہ تکمیل رہے گا۔ اگر میں قرآنی شریعت کی قوت قدسی اور تاثیر کو بیان نہ کروں اور یہ نہ بتاؤں کہ اسکی پیروی اور متابعت [illegible] الٰہی اور زندگی بخشتی ہے۔ خدا کی محبت [illegible] اہل اور اس کے پیار کا مستحق بننے کے لئے [illegible] مذاہب نے ایک ہی تدبیر بتائی ہے۔ [illegible] وہ یہ کہ اس مذہب کے بانی کی لائی ہوئی [تعل]یم پر عمل کیا جائے۔ لیکن اسلام نے اس سے [بڑھ] کر تدبیر اختیار کی ہے۔ اس نے اپنی [تعل]یم کا عملی مجسمہ سب کے سامنے رکھ دیا ہے اور اس عملی مجسمہ کی پیروی اور اتباع کو خدا کی محبت کا اہل اور پیار کے مستحق بننے کا ذریعہ بتایا ہے۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ (آل عمران ع ۴) اور اس طرح ایک عملی سیرت۔ ہمارے لئے مہیا کر دی ہے۔ سچ بات یہ ہے کہ بہتر سے بہتر فلسفہ عمدہ سے عمدہ تعلیم۔ اچھی سے اچھی شریعت زندگی نہیں پا سکتی۔ اور کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اگر اس کے پیچھے کوئی ایسی شخصیت [اس] کی حامل و عامل ہو کر نہیں آتی۔ جو ہماری توجہ محبت اور عظمت کا مرکز ہو۔

میرے بھائیو! ایک طرف اس شریعت کو دیکھو۔ جو قرآن مجید کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کی طرف دیکھو۔ کہ کس طرح علمی۔ عملی اور اقتصادی پہلوؤں سے دونوں میں کامل مطابقت پائی جاتی ہے۔ اور کس طرح تعلیم قرآن کا آپؐ عملی نمونہ تھے۔ یہ مقدس شریعت آپ پر نازل ہوئی۔ اور آپ نے اپنے نفس پر اسے وارد کیا۔ حتیٰ کہ آپؐ مجسم قرآن بن گئے۔

کان خلقہ القرآن

پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ قرآنی شریعت سے صحابہ کی جماعت [illegible] صحابہ کرام نے قرآنی شریعت کی [illegible] نہ صرف اپنے نفسوں میں بلکہ تمام [illegible] میں ایک [illegible] عظیم پیدا کر دیا۔ اور

پھر ہزاروں اور لاکھوں اولیاء اس کے ذریعہ ترقی کے اعلیٰ مقام پر پہنچے۔ اسی طرح یہ برکات ہزاروں سال تک عطا کی جاتی رہیں۔ یہاں تک کہ وہ زمانہ آگیا۔ جبکہ خدائے رحیم کے اس زندہ معجزہ اور زندہ نشان کی حد درجہ تحقیر کی گئی۔ اور اس کی کرامات کو مٹانے کے لئے دنیا کی ساری قومیں قرآنی قلعہ پر حملہ آور ہو گئیں۔ تب خدا نے اسی قادیان کی مقدس سرزمین میں مسیح موعود کو مبعوث فرمایا۔ اور احیاء شریعت اس کا کام قرار دیا۔ تا قرآن مجید بلحاظ شریعت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کا زندہ ثبوت بن سکے۔

میں نے مضمون کے شروع میں بتایا تھا۔ کہ کس طرح محمد رسول اللہ صلعم نے قرآنی شریعت کے مقابلہ کے لئے للکارا تھا۔ اب دوبارہ اس بطل جلیل نے بھی محمد رسول اللہ صلعم کی غلامی میں آکر دنیا کو بتایا۔ کہ :-

"مجھے بھیجا گیا ہے۔ تا میں ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے۔ میں ہر ایک مخالف کو دکھلا سکتا ہوں۔ کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارف دقیقہ اور بلاغت کاملہ کی رو سے معجزہ ہے موسیٰ کے معجزہ سے بڑھ کر اور عیسیٰ کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ۔

میں بار بار کہتا ہوں۔ اور بلند آواز سے کہتا ہوں۔ کہ قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔ اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور دنیا میں کسی مذہب والا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں۔ ہرگز ممکن نہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶۱)

"اے نادانو! تمہیں مردہ پرستی میں کیا مزہ ہے۔ اور مردار کھانے میں کیا لذت۔ آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے۔ اور کس قوم کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے۔ جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا۔ اور پھر چپ ہو گیا۔ آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔ کیا تم میں سے کسی کو شوق نہیں کہ اس بات کو پرکھے۔ پھر اگر حق کو پاوے۔ تو قبول کر لیوے۔ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے۔ کیا ایک مردہ کفن میں لپٹا ہوا۔ پھر کیا ہے۔ کیا ایک مشت خاک کیا یہ مردہ خدا ہو سکتا ہے۔ کیا یہ تمہیں کچھ جواب دے سکتا ہے۔ ذرا آؤ ہاں لعنت ہے تم پر اگر نہ آؤ۔ اور اس سڑے گلے مردہ کا میرے زندہ خدا کے ساتھ مقابلہ نہ کرو۔" (انجام آتھم صفحہ ۶۱، ۶۲)

مگر کون ہمارے سامنے آکر اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے۔ کہ وہ آسمانی نور ہمارے مخالف میں موجود ہے۔ اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس زندہ معجزہ ہونے کا انکار کیا ہے۔ وہ بھی کوئی روحانی برکت اپنے شامل حال رکھتا ہے۔ کیا کوئی زمین کے اس سرے سے اس سرے تک ایسا متنفس ہے جو زندہ خدا کے زندہ معجزہ کی برکات کا مقابلہ کرے۔ کوئی نہیں۔ ایک بھی نہیں

اپنی اولاد کے شاندار مستقبل کے خواہشمند اپنے قابل بچوں کو خادم دین بنانے کے لئے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں

مدرسہ احمدیہ میں انگریزی مڈل پاس بچے داخل کئے جاتے ہیں۔ اب جبکہ سالانہ امتحان قریب آرہے ہیں۔ اگر آپ کا کوئی عزیز آٹھویں جماعت میں پڑھ رہا ہے۔ تو آپ ابھی سے نیت کر لیں۔ کہ آپ اسے پاس ہونے پر مدرسہ احمدیہ میں داخل کریں گے۔

حالیہ عظیم الشان جنگ نے مادیت کو بہت بڑی شکست دی ہے۔ اور تمام دنیا پر یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا ہے۔ کہ انقلاب دہر میں کوئی دیر نہیں لگتی۔ خدا کی مرضی ہو۔ تو آناً فاناً کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔ جرمنی اور جاپان ایسی عظیم الشان اور طاقتور سلطنتوں کے متعلق کسی کو وہم بھی نہ گذرتا تھا۔ کہ ان کا وہ حال ہوگا۔ جو اب ہے۔ ان قوموں نے اپنے جگر کے گوشے محض حصول دنیا کے لئے لڑائی کی آگ میں جھونک دیئے۔ لیکن باوجود اس کے وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ اور بری طرح انہوں نے شکست کھائی۔ کیونکہ مادی دنیا کے لئے سو فی صدی کامیابی یقینی نہیں۔ اور اس امر کی طرف قرآن کریم نے بھی اشارہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ[1] دنیا کے خواہشمند ہیں۔ ہم ان سب کو دنیاوی امور میں کامیابی نہیں عطا کرتے۔ ہاں جسے چاہیں اور جس قدر چاہیں اسے کامیاب کرتے ہیں۔ لیکن آخرت کے طلبگار کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں موجود ہیں۔ اس لئے میں تمام ان مخلصین سے اپیل کرتا ہوں۔ جن کے عزیز آٹھویں جماعت میں پڑھ رہے ہیں۔ کہ وہ سو فی صدی کامیابی والے اور شاندار و پائدار مستقبل کو مدنظر رکھ کر اپنے عزیزوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے قادیان بھیجیں والدین اور سرپرستوں کو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نمونہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اور بچوں کو سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سنت پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ جو لوگ خدا کے ہو جاتے ہیں۔ خدا خود ان کا متکفل ہو جاتا ہے۔ ھو یتولی الصالحین ارشاد خداوندی ہے۔ مکہ مکرمہ کی بستی اور قادیان دارالامان یہ دو ثقہ اور معتبر گواہ ہیں اس امر کے کہ اللہ تعالےٰ دین کے خادموں کو دینی اور دنیوی عزتوں سے مالامال کر دیتا ہے۔ اور سب سے بڑی دولت اور سب سے بڑا خزانہ اور سب سے بڑی عزت جو خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اسکی رضا ہے۔ وہ دین کی خدمت کرنے والوں اور اپنے آپ کو اس راہ میں وقف کرنے والوں کے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے ان کی منتظر بیٹھی ہے۔ خدا کے عاشقو دوڑو کہ تمہارا محبوب تمہارا

[1] من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء لمن نرید الخ سورۃ بنی اسرائیل ع ۲

جناب خانصاحب سید ضیاء الحق صاحب رضی اللہ عنہ کے مختصر حالات زندگی

وہ دن بھی ایک دن تمہیں یار و نصیب ہے۔ خوش مت رہو کہ کوچ کی نوبت قریب ہے
ڈھونڈو وہ راہ جس سے دل و سینہ پاک ہو۔ نفسِ دُنی خدا کی اطاعت میں خاک ہو

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اڑیسہ سے خبر پہنچی ہے کہ جناب خانصاحب سید ضیاء الحق صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امیر جماعت احمدیہ سونگڑہ ہمیں داغ مفارقت دے کر جسمانی دنیا سے روحانی دنیا کی طرف انتقال فرما گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اس خبر سے اس عاجز کو بھی سخت صدمہ ہوا۔ کیونکہ جناب مولوی صاحب موصوف سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک پر جوش مخلص اور مشہور رکن اور خادم ہونے کے علاوہ اس عاجز کے خاص محسن اور مہربان بھی تھے۔ میں نے آپ کی زندگی کو قریباً بیس سال تک مطالعہ کیا اور دیکھا۔ کہ آپ احمدیت کے ایک خاص خادم اور شیدائی اور صحیح نمونہ ہیں۔ ۱۹۲۷ء میں جب یہ عاجز موضع کیرنگ کی درستی کے لئے مرکز سے بھیجا گیا اور وہاں پہنچ کر بعض وجوہ سے واپس قادیان آنے کے لئے تیار ہوا۔ تو جناب مولوی صاحب موصوف نے ہی مجھے کٹک میں باصرار ٹھہرا لیا۔ اور پھر سونگڑہ کے سالانہ جلسہ میں رہ کر لوکل مبلغ کے مجھے کام پر لگانے کا فیصلہ کیا۔ اور پھر جب چھ ماہ بعد میں اڑیسہ سے واپس قادیان آنے لگا۔ تو شہر کندراپاڑا میں جانے اور تبلیغ کرنے کی مجھے خاص فرمائش کی۔ چنانچہ یہ عاجز ان کی تحریک پر وہاں گیا۔ اور پھر وہیں پر مستقل مرکز بنا کر اڑیسہ میں قریباً سات سال متواتر تبلیغ کرتا رہا۔ اور وہاں پر میری شادی کا باعث بھی جناب مولوی صاحب ہی کی ذات تھی۔ کیونکہ یہاں پر جماعت احمدیہ انہی کی تبلیغ سے قائم ہوئی تھی۔ اور وہ چاہتے تھے کہ یہ جماعت مزید ترقی کرے۔ میری شادی کے بعد کئی بار میری درخواست پر کندراپاڑا تشریف لے گئے اور معائنہ کر کے خوش ہوئے۔ چنانچہ ایک بار جناب مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ کے اڑیسہ تشریف لے جانے پر

کندراپاڑا میں ایک مناظرہ کے متعلق بات چیت شروع ہوئی تو بڑے زور سے تائید کی۔ بلکہ خود شامل ہو کر اپنی صدارت میں مناظرہ کرایا جس کے نتیجہ میں جناب مولوی سید محمد شمیم صاحب ہیڈ مولوی ہائی سکول کندراپاڑا احمدی ہو گئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور ملفوظات کے اتنے شیدائی تھے۔ کہ باقاعدہ احمدیہ لائبریری رکھنے کے علاوہ ایک بار خواہش کر کے اپنے دیوان خانہ کی دیواروں پر پختہ رنگوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور فارسی اور اردو اشعار مجھ سے خوشخط لکھوائے۔ ایک مہینہ تک یہ عاجز لکھتا رہا۔ جو کہ آج تک بطور یادگار قائم ہیں۔ اور ہر ایک ان سے ملنے والا ان ملفوظات کو پڑھ کر فیض حاصل کرتا۔ اور آپ خود بھی دیکھ کر بہت خوش ہوتے

۱۹۲۸ء میں جب آپ کٹک کے ایک ٹریننگ سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ تو آپ کے مکان پر حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب سیلون سے واپسی پر کٹک اترے تو اس قدر خوش ہوئے کہ پھولے نہ سماتے تھے۔ اور فوراً جماعت کے ایک فوٹو کا انتظام کیا۔ تاکہ حضرت مفتی صاحب کی آمد کی یادگار رہے۔

قرآن کریم کا درس دیتے تو ایسی عمدگی سے بیان فرماتے اور محنت سے تفسیر کرتے۔ کہ قادیان شریف کے درسوں کا نظارہ سامنے آجاتا۔ آپ کے دسترخوان پر مہمانوں کی کثرت رہتی تھی۔ مگر مہمانوں کے استقبال اور ان کی خدمت کے لئے ان کے استقلال میں کبھی فرق نہ آتا۔ اپنے اور بیگانے سے ایسی منکسر المزاجی خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آتے تھے۔ کہ وہ آپ کے اخلاق کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ جماعت کے مساکین اور بیوگان کی خبر گیری اور امداد میں آپ کا

ہاں اور دقت سر دم وقف تھا۔ ان کے لئے آپ بمنزلہ مہربان ماں باپ کے تھے ہائے ایسے مہربان ہم سے سو نے جلدی جدا جنت الفردوس ان کو بخش تو اے ربنا اور پیدا کر بزرگ اوصاف ایسے جو رکھیں جن کے دل میں خدمت اسلام کا ہو غم سدا

اڑیسہ کے طول و عرض میں جہاں بھی یہ عاجز تبلیغ کے لئے گیا۔ وہاں ہی مدرسین و دیگر معززین نے اول مولوی صاحب کا حال پوچھا۔ اور تعلیم یافتہ لوگ آپ کی تعریف میں رطب اللسان پائے۔

الغرض جناب مولوی صاحب نے اپنے اخلاق حسنہ اور تقوے کا ایک گہرا اثر اپنے پیچھے چھوڑا۔ اور اسی لئے آج اڑیسہ کا چھوٹا بڑا احمدی آپ کے فراق میں غم کے آنسو بہا رہا ہے۔ اور یہ کہہ رہا ہے ؎

دل طپاں در فرقتِ محبوبِ خویش
سینہ از ہجرانِ یار ریش ریش
جان خود را سوختہ بہر نگار
زندہ کشتہ بعد مرگ صد ہزار

(حضرت مسیح موعودؑ)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آں مرحوم کو اپنی مغفرت کے سایہ میں رکھ کر جنت میں داخل کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ آمین

قریشی محمد حنیف قمر نزیل اباکنٹ

چوہدری مشتاق احمد صاحب مبلغ انگلستان کی صحت کے لئے درخواست دعا

لنڈن ۱۵ فروری۔ بذریعہ تار مکرم ظہور احمد صاحب نے لنڈن سے اطلاع دی ہے کہ مورخہ ۱۴ فروری بروز جمعہ شام کے سات بجے چوہدری مشتاق احمد صاحب مبلغ انگلستان کا اپریشن اپنڈے سائٹس (Appendecitis) ہوا۔ اپریشن میں ایک گھنٹہ لگے۔ چوہدری صاحب اب ہوش میں ہیں۔ اور اپریشن تسلی بخش ہے۔ انشاء اللہ جلد صحت ہو جائے گی۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ چوہدری صاحب کی کامل صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

محمد آباد اسٹیٹ میں پوسٹ آفس کا اجراء

محمد آباد اسٹیٹ (جو تحریک جدید کی اسٹیٹ ہے) میں ۹ ۲ سے پوسٹ آفس منظور ہو چکا ہے۔ درخواست ہے کہ "پوسٹ آفس محمد آباد ڈسٹرکٹ تھرپارکر سندھ" کے پتہ پر آئندہ کے لئے خط و کتابت فرمائیں۔ محمد سعد اللہ سیال جنرل منیجر محمد آباد اسٹیٹ سندھ

تقرر امیر ضلع سیالکوٹ

ضلع سیالکوٹ کی احمدیہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس عہدہ پر اب ۱۴ فروری سے بابو قاسم الدین صاحب کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء تک کیلئے امیر منظور فرما دیا ہے

ناظر اعلےٰ قادیان

ضرورت

دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے لئے ایک میٹرک پاس مستعد و محنتی کلرک کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۳۰/ روپے ماہوار اور ۱۴/ روپے جنگ الاؤنس علاوہ ہوگا۔ درخواستیں جلد بنام آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان آنی چاہئیں

سید محمود عالم آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

تصحیح الفضل ۱۵ فروری صفحہ ۴ پر شیخ فضل حسین غلطی سے لکھا گیا ہے۔ صحیح شیخ محمد حسین ہے

آپ کی بیش بہا ملکیت آپکی آنکھیں

آپ ایک تیز رو انقلابی دنیا میں زندگی گزار رہے ہیں دنیا کے مختلف اور سرعت سے گزرنے والے مناظر آپ کی آنکھوں پر غیر معمولی تھکان ڈالتے ہیں۔ آپکی آنکھوں کے نازک اور رسک تصویر لینے والے شیشے رات دن زندگی کی تصویر دیکھنے میں مشغول ہیں۔ گرم ممالک میں سورج کی چمک ٹانگوں۔ موٹروں اور ریل گاڑیوں میں سفر مطالعہ کرنا۔ کارخانوں اور دفتروں کی مصنوعی روشنی میں کام کرنا۔ سلائی کرنا کھیل کود۔ آنکھوں کو مضرت رساں تھکان پہنچاتے ہیں۔ آپکی آنکھیں جو آپکی بیش بہا متاع ہیں مستقل خطرہ میں رہتی ہیں۔ آپ ان کی حفاظت کے لئے کیا کر رہے ہیں۔

سرمہ مبارک کیا ہے

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب شاہی طبیب مہاراجہ جموں وکشمیر خلیفہ اولؓ کا سرمہ مبارک آنکھ کی تمام اقسام کی شکایات کے لئے کامل علاج ہے۔ اس میں جو اجزا ہیں وہ آنکھ کی نازک جھلیوں کو سکون پہنچانے اور صحت دینے والے اثرات کی بنا پر خاص طور پر چنے گئے ہیں۔

حضرت خلیفہ اولؓ کے مبارک نادر نایاب اور قیمتی کھرل میں ہفتوں کی محنت سے پیسے گئے ہیں۔ اسکے اجزا انتہائی احتیاط اور سائنس کے اصول پر مرتب کئے گئے ہیں۔ جلنے والی اور ضرر رساں دوائیوں سے مبرا ہونے ...... بوڑھوں اور بچوں کے لئے نہایت اطمینان سے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ سرمہ مبارک کی سفارش حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے خود کی ہے۔ اور خاص آنکھ کے معالج پچاس سال سے کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اسکے استعمال سے فائدہ حاصل کرنیوالونکی بہت سی سندیں ہمیں ملی ہیں۔

سرمہ مبارک آپکی آنکھوں کو کس طرح فائدہ پہنچاتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا سرمہ مبارک آنکھ کی بنیادی شکایتوں پر فوراً اثر کرتا ہے۔ وہ نازک جھلی جو آنکھوں پر مڑھی ہوئی ہے۔ لعاب کی ایک تہ خارج کرتی رہتی ہے۔ جو اگر نہ ہٹائی جائے تو جمع ہو جاتی ہے اور آنکھوں میں سرخی پیدا کر دیتی ہے جس سے بینائی کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ سرمہ مبارک اس لعاب کو خارج کرتا ہے۔ اور آپ کی آنکھوں کو صحت اور دلکشی بخشتا ہے۔ اور آنکھ کی بہت سی شکایات کو روکتا ہے۔ اور بہت سی امراض مثلاً موتیابند۔ نزدیک بینی۔ ککرے۔ آنکھوں کی سرخی اور پانی بھر آنا۔ آشوب چشم (کنجکٹوائٹس) سے صحت یاب ہونے میں مدد دیتا ہے۔ اسکا استعمال آنکھوں کو صاف اور چمکدار رکھتا ہے۔

سرمہ مبارک کس طرح استعمال کرنا چاہیئے

سوتے وقت ایک ایک سلائی آنکھوں میں ڈال لیجئے۔ اگر آپ اسکو روزمرہ استعمال کرتے رہینگے تو آپ کی آنکھیں صاف روشن اور دلکش رہیں گی۔

فی تولہ دو روپئے آٹھ آنے

ملنے کا پتہ: دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان

شفاءالملک جناب حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور

کی تصدیق:- "آجکل مصنوعی اور ادنیٰ درجہ کی دواؤں کی گرم بازاری ہے۔ اس لئے جو دواخانے عمدہ اور اصلی دواؤں کی بہم رسانی کی سعی کرتے ہیں۔ جمہور کو ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ عوام کے علاوہ اطباء کرام بھی طبیہ عجائب گھر قادیان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں گے۔

مجھے یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی ہے۔ کہ طبیہ عجائب گھر قادیان کی فراہم کی ہوئی دوائیں عمدہ اور معیاری ہیں۔

(محمد حسن قرشی)

مولوی محمد علی صاحب پر آخری اتمام حجت

مولوی محمد علی صاحب پانچ سال سے ہمارا مطلوبہ حلف اٹھانے سے گریز کرتے ہیں گو ان کو پچیس ہزار روپیہ نقد انعام دیا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل ہمارے شائع شدہ انگریزی و اردو رسالے میں موجود ہے۔ جو مفت مل سکتا ہے۔ اب ان پر آخری حجت پوری کرنے کے لئے ہم ان کو یہ بھی اختیار دیتے ہیں۔ کہ اگر اس حلف میں کوئی ایسی بات درج ہو۔ جو ان کے عقائد میں داخل نہیں۔ تو وہ ہم کو بتا دیں۔ ہم اس کو اس حلف میں سے خارج کر دیں گے۔ جو صاحب ان کو حلف اٹھانے کے لئے تیار کریں گے۔ ان کو بھی پانچ ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔ اس طرح جملہ ساٹھ ہزار روپیہ ہم ان کی حسب خواہش جناب خان بہادر عبدالکریم خانصاحب آنریری مجسٹریٹ سکندر آباد کے پاس جمع کرنے کیلئے تیار ہیں اس پر بھی اگر وہ گریز کریں گے تو

اے آسمان و زمین تم گواہ رہو

کہ ہم نے اس دو رنگی انسان پر جس کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ ہے۔ بفضل خدا تعالیٰ ہر طرح سے حجت پوری کر دی ہے۔ اس طرح خلافت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت بفضل خدا تعالیٰ پھر ایک بار دنیا میں آشکار ہو گئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

خاکسار عبداللہ الہ دین

منیجر سے خط و کتابت میں نمبر خریداری ضرور لکھا جائے۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ منیجر

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۵ فروری۔ برطانیہ میں ایندھن کی انتہائی قلت کے باعث بے شمار انگریزی ہفتہ وار اخباروں کی اشاعت دو ہفتہ کے لئے ملتوی ہوگئی ہے۔ اس پر دو روزانہ اخباروں "ڈیلی میل" اور "ایوننگ سٹینڈرڈ" نے بند ہونے والے متعدد ہفتہ وار اخباروں کو پیشکش کی ہے کہ وہ دو ہفتہ تک ان اخباروں میں اپنے مقالات افتتاحیہ لکھ سکتے ہیں۔

دہلی ۱۵ فروری۔ ہندوستان کی ریلوؤں کی ۴۵-۱۹۴۴ء کی رپورٹ شائع ہوگئی ہے۔ ریلوے کی ضروریات کا اسی فیصدی حصہ ہندوستان میں ہی خریدا گیا۔ کئی ریلوے گاڑیاں جو جنگ کے زمانہ میں بند کر دی گئی تھیں دوبارہ جاری کی گئی ہیں۔ ریلوے کی ترقی کے لئے پنج سالہ سکیم پر بھی عمل درآمد شروع کیا گیا۔ پچھلے سال میں ۹۴ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ بچت ہوئی تھی۔ اور اس سال ۴۳ کروڑ ۲۰ لاکھ روپیہ ہوئی۔

لنڈن ۱۵ فروری۔ لنڈن کے سرکاری حلقوں سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی کہ کانگرس نے برطانوی گورنمنٹ کو ایک اور مراسلہ بھیجا ہے جس میں اس سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ آئینی اسمبلی اور عارضی حکومت کے متعلق مسلم لیگ کے رویہ کے سلسلے میں اپنے ارادوں کی فوراً وضاحت کرے۔

دہلی ۱۵ فروری۔ محکمہ امور خارجہ نے مشرق قریب اور مشرق وسطے کے ممالک میں پانچ چھ ممبروں کا ایک خیر سگالی کا وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس وفد کے لیڈر مولانا ابوالکلام آزاد ہوں گے۔ پروگرام کے مطابق یہ وفد عرب، عراق، مصر اور ترکی کا دورہ کرے گا۔

لنڈن ۱۵ فروری۔ اسکندریہ سے تمام برطانوی فوجوں کو ہٹا لیا گیا ہے۔ آج آخری برطانوی سپاہی بھی اسکندریہ کے ایک قلعہ سے چلے گئے ہیں۔ اس قلعہ پر برطانیہ کا گذشتہ ساٹھ سال سے قبضہ تھا۔ قلعہ پر یونین جیک کی بجائے مصری جھنڈا لہرا دیا گیا ہے۔ مصر کا یہ دوسرا شہر ہے جہاں سے تمام برطانوی فوجیں ہٹائی جا چکی ہیں۔

دہلی ۱۵ فروری۔ بٹویا سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ڈاکٹر شہریار دہلی میں منعقد ہونیوالی ایشیائی ممالک کی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ ان کے ہمراہ ایک وزیر اور پندرہ دوسرے نمائندے ہوں گے۔

لاہور ۱۵ فروری۔ حکومت پنجاب نے ڈسٹرکٹ بورڈ کے اسکولوں کے ٹیچروں کے لئے مزید ۰۰۰، ۲۸، ۱۶ روپیہ کی گرانٹ کا اعلان کیا ہے۔ اس گرانٹ سے ۲۱۵، ۵۰۹ روپیہ کی رقم شہری علاقوں کے ٹیچروں کو دی جائے گی۔

دہلی ۱۵ فروری۔ ہندوستان کی سٹرلنگ پونجی کے متعلق برطانوی وفد اور حکومت ہند کے درمیان گذشتہ دو ہفتہ سے جو بات چیت ہو رہی تھی وہ ختم ہوگئی ہے۔ اندازہ ہے کہ برطانیہ کے ذمہ ہندوستان کا ایک ارب پونڈ قرضہ ہے۔

خواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

عزیزم تم نے تحریک جدید میں حصہ لیا!

سید علی شاہ صاحب۔ ٹی ریلوے سے سندھ حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں

میرے آقا! میں نے تحریک جدید میں حصہ نہیں لیا تھا۔ اور یہ میری بدبختی تھی۔ اب میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ حضور ایک خوشنما باغ میں رونق افروز ہیں۔ میں حضور کے پاس دہا رہا ہوں حضور میرے اس فعل سے مہربان ہو کر فرماتے ہیں "تمہارے کاغذات کا کیا بنا؟" میں دل میں خیال کرتا ہوں۔ کہ میرے ساتھ بعض ریلوے افسروں کا سلوک اچھا نہیں۔ اور میرے اس بارے میں گویا حضور کو بھی علم ہے۔ میں جواب میں عرض کرتا ہوں حضور کوئی خاص بات تو نہیں۔ البتہ موقع بموقع تنگ کرتے ہیں۔ لیکن ان کو ان کی امیدوں میں کامیابی نہیں ہوتی۔

پھر حضور فرماتے ہیں "عزیزم تم نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے؟" میں بہت نادم ہو جاتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں "سلسلہ کے تم پر حق ہیں مجھے خود تو نہیں کہنا چاہیئے تھا۔ لیکن تمہارا ابھی ہمارے ساتھ تعلق ہے۔ اس لئے یاد دہانی کرا دی ہے"۔ اس وقت میرا ذہن میرے نانا صاحب مرحوم اور والدہ صاحبہ کی طرف جاتا ہے۔ گویا کہ حضور مجھے اشارۃً بتلاتے ہیں۔ کہ میں ان کی اولاد ہوں۔ اور مجھے ضرور بضرور تحریک جدید میں حصہ لینا چاہیئے۔ میں خواب میں حضور سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ اگر میں تحریک جدید کے دفتر دوم میں حصہ لوں تو کیا مجھے سال اول اور سال دوم کا بھی چندہ دینا ہوگا؟ حضور فرماتے ہیں "دینا تو ہوگا"۔

پیارے آقا! میں خواب کے بعد میں بہت ہی نادم اور پچھلی غفلت سے لئے توبہ کرتا ہوں اور معافی درخواست کرتا ہوں۔ اور اپنے والدین، اہلیہ اور خود اپنی طرف سے سال اول، سال دوم اور دفتر دوم کے سال سوم کے لئے ۱/- ۳۶ روپیہ وعدہ پیش کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی پہلی قسط بھی وکیل المال تحریک جدید کے نام منی آرڈر کر رہا ہوں۔

سیدی، حضرت نوٹ کریں۔ کہ تحریک جدید کے وعدوں کی ۲۸ فروری آخری میعاد صرف ان مجاہدوں کے لئے تھی جو دفتر اول کے تیرھویں سال کا وعدہ کرنے والے ہیں ان کی میعاد گذر چکی ہے۔ مگر نئی پانچ ہزاری فوج جو دفتر دوم میں بھرتی ہو رہی ہے جس کا یہ تیسرا سال ہے جن کے لئے کم سے کم یہ شرط ہے کہ اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ دے کر شامل ہوں ان کی میعاد ابھی ختم نہیں ہوئی۔ انہیں دفتر دوم میں شامل ہونے کی اجازت ہے۔ عہدیداران خدام الاحمدیہ، مبلغین اور سلسلہ کا درد رکھنے والے احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ دور دوم کے سال سوم میں ان احباب کو شامل کریں جو ابھی تک تحریک جدید کے جہاد میں شامل نہیں ہوئے۔ اور وہ اپنے آمد پیدا کر رہے ہیں۔

بے شک دور دوم کے تیسرے سال میں وعدہ کرنے والوں کو اس دور کے سال اول اور سال دوم کا چندہ بھی دینا ضروری ہوگا۔ لیکن گذشتہ سال کا چندہ دینے کے لئے ہر مجاہد کو یہ اجازت ہے۔ کہ وہ آہستہ آہستہ آئندہ سالوں میں اپنی سہولت اور آسانی کے مطابق دے دے۔ بہرحال دور دوم کے سال سوم میں شامل ہونے کیلئے میعاد کا سوال نہیں۔ بلکہ ہر نوجوان اتنی قربانی کرے۔ کہ کسی نوجوان کو بھی اس دور میں شامل کئے بغیر نہ چھوڑے۔ اللہ تعالیٰ نوجوانوں اور عہدیداران کو شمولیت کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

قاہرہ ۱۵ فروری۔ مصر کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ حکومت مصر اینگلو مصری تنازعہ کو مجلس اقوام متحدہ کے روبرو پیش کرنے کے متعلق اپنے گذشتہ فیصلے پر قائم رہے گی۔ گذشتہ شب مصری پارلیمان میں اس مسئلہ پر بحث ہوئی۔ تو حزب اختلاف کے لیڈر مسٹر صابری نے وزیر اعظم نقراشی پاشا پر شدید تنقید کی۔ اور کہا کہ حکومت مصر کی موجودہ پالیسی کے متعلق مختصر طور پر یوں کہا جا سکتا ہے کہ یہ پالیسی پوشیدگی، تساہل اور حیرانی پر مشتمل ہے۔

لاہور ۱۵ فروری۔ آل انڈیا کرسچن لیگ کی ایگزیکٹو کمیٹی نے دستور ساز اسمبلی اور کانگرس کی نامزد کردہ ایڈوائزری کمیٹی کے متعلق ایک قرارداد میں کہا ہے کہ ہم کانگرس اور مسلم لیگ پر یہ واضح کئے دیتے ہیں کہ اگر انہوں نے ہماری رائے طلب کئے بغیر مرکز یا گروپوں کا آئین بنایا۔ تو ہم ایسے آئین کو منظور کرنے پر مجبور نہیں ہوں گے۔

نئی دہلی ۱۵ فروری حکومت ہند نے ایک سرکاری اعلان میں بتایا ہے کہ متعدد اصحاب کی طرف سے آئندہ حج کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ اور بعض نے حج کے لئے حجاز جانیوالے بحری جہاز میں نشستیں مخصوص کرانے کے لئے روپیہ بھیج دیا ہے۔ اس لئے آئندہ سال حج کے لئے حجاز جانے کا ارادہ رکھنے والے اصحاب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ابھی تک یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ حکومت ہند گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی حج کی ٹریفک کی نگرانی کرے گی یا نہیں۔ یہ معاملہ حکومت ہند کے زیر غور ہے ایسے حالات میں حکومت ہند کے لئے فی الحال نشستیں مخصوص کرنا ممکن نہیں۔ تاہم متعلقہ اصحاب کو چاہیئے کہ وہ حکومت کے فیصلے کا انتظار کریں۔ اور ابھی درخواستیں اور روپیہ ہرگز نہ بھیجیں۔

دہلی ۱۵ فروری۔ پنڈت نہرو نے وائسرائے کے نام جو دوسرا خط بھیجا ہے اس میں استعفے کی دھمکی ہے یا نہیں اس سلسلے میں پہلے جو رپورٹ ملی تھی کہ اس دوسرے خط میں استعفے کی دھمکی ہے۔ اور اس اطلاع کا ماخذ کانگرسی حلقے ہی تھے۔ مگر اب وہی کانگرسی حلقے اس کی تردید میں کوشاں ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ کانگرس کسی صورت میں بھی حکومت سے نہ نکلے گی۔